رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم

الحکم

چھپا دست ہمت میں زور قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

عام قیمت پانچروپیہ

ایڈیٹر شیخ
یعقوب علی تراب احمدی

جلد ۲ | قادیان دارالامان ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۱۸ء | نمبر ۲۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تحفۂ صادق

حمد ایک اللہ پاک کی برتر ہستی ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی. بلکہ لفظ ہمیشہ بھی اس کی ہمیشگی کے واسطے کافی نہیں. کیونکہ اس کی ہمیشگی ہمارے اندازے خیال اور وہم سے بالاتر اور وراء الورا ہے. اس کے لئے زوال نہیں. اس کے لئے کوئی ضعف نہیں. اس کے لئے کوئی تکان نہیں. اس کے لئے کوئی غفلت نہیں. اس کے لئے کوئی اونگھ نہیں. اس کے لئے کوئی سو جانا نہیں. الفاظ ابتداء اور انجام اس کی شان کو نہیں پہنچ سکتے. وہ بقا. اور وہی بقا. وہ ہے. اور وہی ہے. وہ ہوگا. اور وہی ہوگا. وہ سب کا خالق ہے. اور سب اس کی مخلوق ہیں. وہ سب کا مالک ہے. اور سب اسکے مملوک ہیں. وہ سب کا آقا ہے اور سب اس کے خادم ہیں. وہ سب کا حاکم ہے. اور سب اس کے محکوم ہیں. وہ کسی کا محتاج نہیں. اور سب اس کے محتاج ہیں. کوئی اس سے سوال کرنے والا نہیں. اور سب اس کے حضور جواب دہ ہیں. وہ سب کو دیتا ہے. اور کسی سے کچھ لینے کی اسے ضرورت نہیں. سب علوم اس کے پاس ہیں. اور ہر ایک علم اسی سے حاصل ہوتا ہے. سب خزانوں کا وہی مالک ہے. اور اسی کی عطا سے کسی کو کچھ ملتا ہے. وہی حقیقی بادشاہ ہے. اور اسی سے کسی کو بادشاہی ملتی ہے. زمین. آسمان. سورج. ستارے. سیارے. آگ. ہوا. پانی ایتھر. بجلی. ریڈیم. اور لاکھوں اشیاء جن کو ہم جانتے بھی نہیں سب اس کی فرمانبرداری میں مصروف ہیں. سب انسان حیوان چرند پرند پانی میں تیرنے والے. اور زمین میں رہنے والے. اور ستاروں میں

منوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پروپرائٹر و پبلشر شائع ہوا

بود و باش رکھنے والے۔ آسمانی فرشتے اور زمینی جن سب
اس کی قدرت کے ماتحت ہیں۔ کوئی ذرہ نہیں جو اس کے اذن کے
بغیر حرکت کر سکے۔ اور کوئی ہوا نہیں جو اس کی اجازت کے بغیر
چل سکے۔ ہمارے لئے کوئی قوت نہیں سوائے اس کے جو اس
سے عطا ہو۔ ہمارے لئے کوئی قدرت نہیں سوائے اس کے جو وہ
بخشش کرے۔ ہمارے لئے کوئی رزق نہیں سوائے اس کے
جو اس سے مرحمت ہو۔ ہمارے لئے کوئی نجات نہیں سوائے اس کے
جو اس کے فضل سے حاصل ہو۔ ہمارے لئے کوئی زندگی نہیں۔ مگر
وہ جو اس حی سے ملے۔ ہمارے لئے کوئی قیام نہیں مگر وہ جو اس
قیوم سے آوے۔ وہ ہے۔ اور ہم کچھ نہیں مگر اس کے ساتھ۔
وہ ہمارے گناہوں کو بخشتا ہے۔ اور ان بخشنے سے اس کے خزانے
میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ وہ واحد لا شریک ہے کہ اس کا سا کوئی نہیں۔
نہ اس کا وجود کسی باپ کا محتاج ہوا۔ اور نہ اس کا قیام کسی بیٹے یا
بیٹی کی ضرورت رکھتا ہے۔ نہ کوئی مادہ اس کی خلق سے الگ اور
نہ کوئی روح اس کی پیدا کردہ اشیاء سے جدا ہے۔ اس کی ذات
میں کوئی تقسیم نہیں۔ نہ اس میں کوئی تثلیث ہے۔ نہ کوئی تربیع ہے
نہ کوئی تخمیس ہے۔ وہ قدوس ہے۔ سبوح ہے۔ رحیم ہے۔
کریم ہے۔ حلیم ہے۔ قدیم ہے۔ اول ہے۔ آخر ہے سبحان اللہ
وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم۔ والحمد للہ رب العالمین ؏

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

صلوٰۃ اس رحمٰن رب نے اپنے بندوں کی ہدایت کے واسطے
ہمیشہ اپنے فضل سے ہادی پیدا کئے۔ آدم۔ نوح۔ ابراہیم
موسیٰ عیسیٰ۔ اور وہ سب جو ان کے درمیان ہوئے یا ان سے
قبل یا بعد۔ انہوں نے انسان کو الٰہی رضامندی کی صحیح راہ
بتلائی اور اپنے پاک نمونے سے اس پر چل کر ان کو دکھایا۔ خود
چلے۔ اور ان کو چلایا۔ اور محبوب حقیقی سے جا ملایا۔ اللہ تعالیٰ
کی رحمتیں۔ برکتیں۔ اور فضل اور ترقی درجات۔ اور صلوٰۃ اور
سلام ہو۔ ان سب پر اور بالخصوص ان کے سردار۔ سرور
انبیاء۔ خاصہ خاصان رسل۔ شاہ دو جہان۔ پہلوان حضرت
جلیل۔ محبوب خدا۔ سیدنا و سید ولد آدم محمد المصطفےٰ والمجتبیٰ
پر صلوٰۃً دائماً دائماً۔ پھر صلوٰۃ اور سلام ہو اس شاہ گروہ عاشقان
کے بروز حقیقی و ظہور اکمل احمد اتم مہد چہار دہم مسیح موعود
مہدی مسعود نبیٔ وقت پر جو روحانی حکومت کا بادشاہ ہے
اور اسلامی گاڑی کا انجن ہے۔ اور خدا رسیدہ جماعت کا
امام ہے۔ اور ہستی باری تعالےٰ کا ثبوت ہے۔ اور دین اسلام
کی صداقت کا وکیل ہے۔ خدائے پاک کی ہزاروں ہزار رحمتیں
اور برکتیں اور نصرتیں اور فضل اور کرم ہوں اس پر اس کے اہل و
اولاد پر اس کے اصحاب پر اس کے خلفاء پر اس کے متبعین پر
اس کے انصار پر۔ اس کے ساتھ ایک مقبرہ میں لیٹنے والوں
پر۔ اس کی جماعت پر اس کے محبین پر اس کے صادقین پر۔ تمام
اولیاء اللہ پر مومنین۔ مصدقین پر جو پہلے گزرے۔ اب ہیں
یا آیندہ ہوں گے۔ برحمتک یا ارحم الراحمین ؏

سلسلہ کا پہلا اخبار

اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کے ظہور کے ابتدائی زمانہ میں جب کہ محبین کی جماعت بہت قلیل تھی اور مخالفین و مکفرین کا بہت زور رہتا
پنجاب ہندوستان کے اخباروں میں سلسلہ حقہ کے خلاف
مضامین شائع ہوتے۔ مگر کوئی ایسا اخبار نہ تھا جو اس سلسلہ
کے مضامین کے واسطے وقف ہو۔ بسا اوقات دشمنوں کی
پھیلائی ہوئی بدظنیوں کا دور کرنا ایک بہت ہی مشکل امر ہو جاتا
تھا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ جب چودہویں صدی کے ایڈیٹر نے
ہمارے خلاف مضمون نکالا۔ تو میں نے اس کا جواب لکھا۔

اور لاہور سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا۔ حضور نے مجھے جواب میں اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا۔ کہ آپ نے بہت عمدہ مضمون لکھا ہے مگر مخالف تو اس کو نہیں چھاپیں گے اللہ تعالےٰ ہی ہمارے لئے سامان پیدا کریگا۔ ایسے وقت میں خدائے کریم نے شیخ یعقوب علی تراب احمدی صاحب کو یہ ہمت دی کہ سلسلہ حقہ کی تائید میں ایک اخبار جاری کریں۔ اور اس کا نام الحکم رکھیں۔ میں لاہور میں تھا۔ اور کسی اتفاق سے حضرت مکرم مولینا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی لاہور میں تھے۔ جب کہ پہلا پرچہ اخبار الحکم کا پہنچا۔ حضرت مولوی صاحب علیہ الرحمتہ نے فرمایا۔ ہماری قوم کو ایسے اخبار کی اشد ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اس طرح سلسلہ حقہ کا سب سے پہلا اخبار جاری ہوا۔ اور اگرچہ ابتدائی اوقات میں خریداروں کی تعداد کی کمی۔ اور قادیان میں ضروریات مطبع کے مہیا ہونے کے مشکلات کے سبب پرچہ پورے طور پر باقاعدہ نہ تھا۔ مگر سلسلے کا واحد اخبار ہونے کے سبب اس کی ہر ایک آمد کا دن ہمارے لئے عید کی خوشی سے کم نہ ہوتا تھا۔ ہر ایک احمدی کا چہرہ اس کے پہنچنے سے بشاش دکھائی دیتا۔ یہ ہمارے لئے ایک روحانی غذا تھی۔ جس سے ہم سب پرورش پاتے تھے۔

خدمات الحکم

اس وقت سے لیکر الحکم نے سلسلہ احمدیہ کی جو خدمت کی ہے۔ اس کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ آج ایڈیٹر صاحب الحکم اس کے گذشتہ فائلوں کا مجموعہ مبلغ ویڑھ روپیہ میں دیتے ہیں۔ اور پھر اس رقم کو ایک قسم کی امداد سمجھکر خریدار کا شکریہ بھی کرتے ہیں۔ مگر میں یقیناً دیکھتا ہوں۔ کہ وہ وقت آتا ہے جب کہ یہ ایک مجموعہ ایک لاکھ میں خریدا جائے گا۔ اور خریدار فخر کریگا۔ کہ یہ خزانہ اس کے ہاتھ میں آیا۔

اس وقت سے کہ اخبار جاری ہوا سلسلہ کی ایک تواتر تاریخ اور اس کی ترقی کے مدارج کا واضح نشان اخبار کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے خدا تعالیٰ کی تازہ وحی کی اشاعت کے واسطے ایک عرصہ تک یہ اکیلا آرگن تھا۔ حضرت مولینا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم مغفور کی تحریروں اور خطبات کا بڑا ذخیرہ اس میں موجود ہے۔ یہاں تک کہ آج الحکم کے ساتھ خوفناک بغض اور عناد رکھنے والے بھی اس کے کالم کے کالم اپنی اخباروں اور کتابوں میں نقل کر رہے ہیں۔ اور گو وہ اپنی کم ظرفی کے سبب بعض دفعہ مضمون کے ساتھ یہ کہنا بھی پسند نہیں کرتے کہ یہ الحکم سے نقل کیا گیا ہے۔ مگر ان کے دل جانتے ہیں۔ کہ وہ ان بیش قیمت موتیوں کے واسطے الحکم اور اس کے اڈیٹر کے زیر احسان ہیں الحکم کے بعد اور بھی سلسلہ کے اخبار اور رسالے جاری ہوئے۔ اور انہوں نے خوب دینی خدمت کی اور ہر ایک بجائے خود قابل تعریف ہے۔ لیکن مشکل ہمیشہ کسی کام کے ابتدا میں ہوتی ہے جب ایک بانی سامنے ہو۔ اور اس میں سے ہم نے گذرنا ہے۔ تو اصل بہادری اس کی ہے جو اپنے آپکو خطرے میں ڈال کر ایک نامعلوم گہراؤ میں ڈالتا ہے۔ اور دوں کے واسطے اس راہ کی معلومات کا سامان مہیا کر دیتا ہے۔ پھر اوروں کے لئے اس میں داخل ہونا وہ مشکلات اپنے ساتھ نہیں رکھتا۔ پس الحکم نے اس بارے میں سابق ہونے کا فخر حاصل کیا اور قوم کو ہمت اور حوصلہ عطا کیا۔ کہ احمدیت میں اس قسم کے لٹریچر کی اشاعت ہو سکتی ہے۔

خوشی

الحکم کی ان اور دیگر خوبیوں کے سبب مجھے ہمیشہ اس کے ساتھ محبت رہی ہے اس کا بند ہونا باعث رنج وہ ہوا۔ مگر مجھے امید تھی۔ کہ اس کا بند ہونا عارضی ہے۔ اور میں نے اس خبر کو نہایت مسرت سے پڑھا ہے۔ کہ الحکم پھر جاری ہو گیا۔ فالحمد۔ بعد۔ یہ بھی خلافت ثانیہ کے مبارک عہد کا ایک نشان ہوگا۔ کہ الحکم زندہ رہا۔ اور اپنے مشکلات سے نکل کر پھر جاری

ہو گیا۔ ممکن ہے اس کے اتنے عرصہ بند رہنے میں بھی کوئی اللہ تعالیٰ کی حکمت ہو جن میں سے ایک ظاہر تو یہی ہے۔ کہ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ الحکم کے سبب کسی کے ابتلاء میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ مگر جب وہ وقت آیا۔ تو کوئی یہ نہیں کہ سکتا۔ کہ بعض خوارج کے خروج کا سبب الحکم ہوا ہے۔ بلکہ ان کی شامت اعمال کے سبب۔ وہ خود اور ان کی اپنی ہی متکبرانہ تحریریں۔ اور خفیہ سازشیں جو بالآخر ظاہر ہو گئیں۔ اور اہل بیت نبوی سے عناد اور بغض اور کینہ ان کے خروج کا باعث ہوا۔ اللہ تعالیٰ ایسے شر اور فتنہ سے ہم سب کو بچائے رکھے۔ آمین:

امداد اخبار

میں اس ملک میں رہ کر الحکم کی کیا خدمت کر سکتا ہوں سوائے اس کے کہ گاہے حسب فرصت اس کے واسطے کوئی مضمون لکھ کر بھیج دوں۔ ہاں میں اپنے محبین سے جو ہندوستان اور دیگر ممالک میں ہیں یہ امید کرتا ہوں۔ کہ وہ الحکم کی خریداری کو وسعت دیکر اس کے مالک اور کارکنان کی حوصلہ افزائی کریں گے۔ علاوہ مختصر رپوٹوں کے جو سب اخباروں کے واسطے ہم ہر ڈاک میں عموماً بھیجا کرتے ہیں۔ اور الحکم میں بھی انشاءاللہ چھپتی رہینگی خاص مضامین الحکم کے واسطے انشاءاللہ لکھے جائیں گے۔ اور یہ پہلا مضمون اس سلسلہ کا سمجھنا چاہیئے۔ اڈیٹر صاحب الحکم خود اس سلسلہ مضامین کیواسطے خاص عنوان تجویز فرما دیں۔ اور یہ اس کا ابتدا ہوا

موسم سرما کی رپورٹ

اب میں اپنے یہاں کے کام گذشتہ پانچ ماہ کی ایک مختصر رپورٹ ہدیہ ناظرین اخبار الحکم کرتا ہوں میں ہندوستان میں تھا تو قادیان کی سردی بھی بعض دفعہ میرے واسطے ناقابل برداشت ہو جاتی تھی۔ کیونکہ میرا بدن فطرتاً نحیف اور بدن میں حرارت غریزی بہت کم ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور عاجز کو سفر و حضر میں اکثر بے تکلفی کی حالت میں بھی حاضر رہنے کا اتفاق رہا تھا حضور میری جسمانی کمزوری سے بخوبی واقف تھے اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ مفتی صاحب کا بدن بہت ہی نحیف ہے۔ جس سے فکر پیدا ہوتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ یہ فکر میرے واسطے بہت سی خاص دعاؤں کا موجب ہوا۔ اور اس کمزور جسم سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ کام لئے جس سے بعض طاقتور محروم رہے۔ غرض قادیان کی سردی ہی مجھے بڑی سردی معلوم ہوتی تھی۔ اور حیدرآباد و مدراس کے موسم سرما کو دیکھکر میں کہا کرتا تھا۔ کہ اگر قادیان کی کشش غالب نہ ہوتی تو میں موسم سرما کے واسطے ایک مکان اپنے لئے دکن میں بناتا۔ انسان کی سوچ کیا چیز ہے۔ ہوتا وہی ہے جو اللہ پاک کو منظور ہو۔ بجائے دکن کے مجھے سرما انگلینڈ میں گذارنا پڑا۔ جہاں جون جولائی کی سردی بعض دن قادیان کی دسمبر جنوری کی سردی سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ اپریل سے لیکر نومبر سنہ ۱۹۱۷ء تک عاجز لنڈن میں رہا۔ کئی دفعہ سردی کے حملوں سے بیمار ہوا۔ لہذا موسم سرما کے واسطے قادیان سے حکم آیا۔ کہ اگر راستہ خطرناک نہ ہو تو نائجیریا (افریقہ) چلے جاؤ۔ احباب نائجیریا کے بھی خطوط پر خطوط آنے لگے۔ کہ آپ کو نائجیریا آنے کے واسطے حضرت نے فرما دیا ہے بس فوراً چلے آؤ۔ اور میں چلا ہی جاتا اگر حکم میں یہ الفاظ نہ ہوتے کہ اگر راستہ خطرناک نہ ہو تو میں کسی خطرے کی پرواہ کرنے والا نہ تھا جب میں ہندوستان سے لنڈن آیا۔ تو اسوقت کونسا راستہ بے خطر تھا۔ اپریل سنہ ۱۷ کے ماہ میں ہمارا جہاز بحیرۂ روم میں سے ایسے خطرناک زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلامت نکلا۔ کہ اب تک جتنی ماہواری رپورٹیں جہازوں کے غرق ہونے کی چھپی ہیں۔ ان سب میں اپریل کا نمبر غرق ہونے کا سب سے زیادہ ہے۔ مگر اس وقت میرا یہاں آنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حکم سے ہوا تھا۔ اور اس حکم کے ساتھ کوئی شرط نہ

تھی۔ اب جب افریقہ کے متعلق شرط لگ گئی۔ تو جرات نامناسب تھی۔ اس واسطے نائجیریا جانے کی تجویز تو ملتوی ہو گئی۔ اور احباب کے مشورہ سے قرار پایا۔ کہ قصبہ ونٹ نور سمندر کے کنارے اور بلند چٹانوں کے نیچے ایسی جگہ واقعہ ہے کہ وہاں سردی لنڈن کی نسبت کم ہوتی ہے۔ لہذا ۱۴ دسمبر ۱۹۱۷ء کو مَیں موسم سرما گذارنے یہاں آگیا۔ اور اب ۵ ماہ یہاں رہ کر آج ۲ مئی ۱۹۱۸ء کو واپس لنڈن جاتا ہوں ؀

سردی

سردی تو یہاں بھی خوب تھی۔ مگر کمروں میں دن رات آگ۔ اور گرم کپڑوں کی بھرمار اور کئی ایک لحاف اور کمبلوں کے درمیان گرم پانی کی بوتلوں سے گرم کئے ہوئے بستروں میں۔ اور کچھ دوائیوں کے استعمال سے۔ اور یہ تو سب ظاہری سامان اور بہانے ہیں۔ دراصل حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ اور احباب کرام کی دعاؤں نے جون لون کرکے موسم سرما بخیریت گذر گیا ہے۔ فالحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔ دسمبر۔ جنوری میں بہرکیسی قدر فروری اور اپریل میں بھی برف باری سے زمین سفید ہوجاتی رہی ستمبر۔ ٹیمپچر ۲۳ درجہ تک بعض دفعہ اس سے بھی نیچے گر جاتا رہا تیز سرد ہوائیں چلتی رہیں۔ دو تین دفعہ سردی اور زکام سے کچھ تکلیف ہوئی۔ مگر عموماً آرام رہا فالحمد للہ علی ذالک۔

سردیوں میں کام

ظاہر ہے کہ ایسی سردیوں میں عاجز کام کیا کرسکتا تھا۔ مگر پھر بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے کچھ تبلیغ کی توفیق ملتی رہی چند لیکچر بھی ہوئے۔ اخبارون میں کچھ مضامین بھی چھپے۔ بعض لوگوں کے ساتھ مباحثات کا موقعہ بھی ملا۔ اور پانچ اشخاص کے قبول اسلام اور درخواست بیعت کی خارمیں بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بھیجی گئیں۔ جن میں دو جنٹلمین اور تین لیڈیاں ہیں۔ اور دو لیڈیوں نے تصدیق نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف قصبات میں پھر کر بھی تبلیغ کی گئی اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ انہیں ایام میں لنڈن سے خبر آئی۔ کہ میرے لنڈن کے لیکچروں پر جو تحریک ہوئی تھی اس کے نتیجہ میں لنڈن کالج آف فرنالوجی نے مجھے اپنا فیلو منتخب کیا ہے۔ اور ایف پی سی کا ٹائیٹل اور ڈپلوما عطا کیا ہے۔ عاجز کی دو نظمیں تبلیغی شائع ہوئیں اور جو مضامین گورنمنٹ کی وفاداری کے متعلق تبلیغی طرز میں عاجز نے انگریزی اخباروں میں دیئے تھے۔ ان کے سبب سے وزیراعظم انگلستان اور صاحب لفٹنٹ گورنر پنجاب کی طرف سے شکریہ کے خطوط موصول ہوئے۔ سلطان مصر کو جو تبلیغی خط لکھا گیا تھا۔ اس کا جواب شکریہ کے ساتھ آیا چند مقامی معززین نے عاجز کی خاطر ٹی پارٹیاں دیں اور وہاں بھی تبلیغ کا موقع حاصل ہوا۔ ایسا ہی اور بھی بعض خدمات ادا ہوئیں۔ جن کا کچھ ذکر وقتاً فوقتاً اخبارات الفضل۔ فاروق وغیرہ میں ہوتا رہا ہے۔

یورپ کے لوگ

اس ملک میں دو بڑے روحانی مرض عیسائیت اور مادیت یا بلفظ دیگر دہریت ہیں۔ زیادہ تر لوگ عیسائی ہیں۔ ان سے کم ایسے جو عیسائیت اور دہریت کے درمیان لٹک رہے ہیں۔ اور باقی دہریت میں مبتلا ہیں۔ بچپن سے جن خیالات اور عقائد میں انسان پرورش پاتا ہے۔ اس سے نکلنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ اور یہی حال قریباً قریباً ہر قسم کے لوگوں کا ہے۔ دہریہ لوگ بہت بیباک گستاخ اور منہ پھٹ ہیں۔ مگر ان کے مدنظر زیادہ تر عیسائیت اور وہ خدا ہے۔ جو عیسائی لوگ دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ہر ایک قسم کے لوگوں کے ساتھ گفتگو اور مباحثہ کا اتفاق ہمیں ہوتا رہتا ہے عجیب در عجیب قسم کے سوالات کئے جاتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ موقعہ کے مناسب حال

جواب سمجھا دیتا ہے۔ جس سے مخالفین کو ہمیشہ زک اٹھانی پڑتی ہے

ایک عیسائی کیساتھ مباحثہ

جس مکان میں عاجز فروکش ہے اسکی مالکہ کی ملاقات کے واسطے ایک دفعہ ایک صاحب تشریف لائے جو عیسائیوں کے ایک نہایت جوشیلے فرقے بنام پلمتھ کے ممبر ہیں۔ فرقہ پلمتھ میں کوئی پادری نہیں ہوتا۔ سب لوگ ایک مکان میں جمع ہو کر خاموش دعا میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اور تھوڑی دیر کے بعد اچانک ایک کھڑا ہو جاتا ہے۔ جو یہ سمجھتا ہے کہ میں روح کی جنبش کے ساتھ کھڑا ہوا ہوں۔ اور وہ دعا کرتا ہے۔ یا تعزیر کرتا ہے۔ اس فرقہ کے ممبروں کو مذہبی تبلیغ کا بہت جوش ہوتا ہے۔ مالکہ مکان نے میرے ساتھ اس صاحب کی ملاقات کرائی اور ہم دونوں کو ملاقات کے کمرے میں چھوڑ کر خود کسی کام کے واسطے چلی گئی۔ اس کے ساتھ جو گفتگو ہوئی اس کا اندراج دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ صاحب بہادر کا نام مسٹر سٹرپ ہے۔

سٹرپ۔ آپ ہندوستان سے آئے ہیں۔

صادق۔ بے شک۔

سٹرپ۔ اس قصبہ کی سبزی اور پہاڑی نظارے قابل تعریف ہیں ؛

صادق۔ میرا بھی ایسا ہی خیال ہے۔

سٹرپ۔ اوہ۔ خدا نے انسانوں سے کیسی محبت کی کہ اپنا بیٹا اس کی خاطر قربان کر دیا۔

صادق۔ کونسا بیٹا ؟ خدا کے بیٹے تو بہت ہیں۔

سٹرپ۔ بہت نہیں۔ خدا کا اکلوتا بیٹا یسوع مسیح ہے۔

صادق۔ معافی چاہتا ہوں۔ مجھے غلطی لگی۔ میں سمجھا تھا۔ کہ آپ بائیبل کو کلام الٰہی مانتے ہیں۔ مگر شاید آپ بائیبل کے منکر ہیں۔

سٹرپ۔ نہیں۔ میں بائیبل کا منکر نہیں۔ بائیبل خدا کا کلام ہے۔

صادق۔ اچھا بائیبل خدا کا کلام ہے۔ تو اس میں لکھا ہے اسرائیل خدا کا بیٹا۔ بلکہ پلوٹھا۔ اور سلیمان خدا کا بیٹا۔ اور بھی کئی بیٹے۔ بیٹوں کی اس کثرت میں ایک یسوع بھی سہی۔ وہ اکلوتا کیسے ہوا

سٹرپ (گھبرا کر) اوہ۔ آپ تو فلسفیانہ دلائل پیش کرتے ہیں ایک جرمن عالم مجھے ملا تھا۔ وہ بھی اس قسم کی باتیں کرتا ہے۔ خداوند کی باتیں فلسفہ سے حل نہیں ہوتیں۔

صادق۔ میں نے تو کوئی فلسفہ پیش نہیں کیا۔ اس کلام کو پیش کیا ہے جس کو آپ خدا کا کلام مانتے ہیں۔

سٹرپ۔ ہاں مگر خدا کا کلام ہر شخص نہیں سمجھ سکتا۔ وہ فقط روح القدس سے سمجھ آتا ہے۔

صادق۔ وہ روح القدس صرف آپکے پاس آتا ہے۔ یا کسی اور کے پاس بھی۔

سٹرپ۔ ہاں مانگنے سے سب کے پاس آتا ہے۔

صادق۔ اچھا تو میں نے مانگا ہے۔ اور میرے پاس آیا ہے اور میں آپکو یہ بتلاتا ہوں کہ روح القدس کی تائید سے یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے کہ خدا کا نہ بیٹا ہے۔ نہ بیٹی۔ ہاں عبرانی محاورہ میں خدا کے پیارے خدا کے بیٹے کہلاتے ہیں۔ اور یسوع مسیح مانند دیگر انسانوں کے مر گئے۔ اور ان کی قبر ہندوستان میں موجود ہے۔

سٹرپ (غصہ میں آکر) یہ بات روح پاک کو دکھ دینے والی اور رنجیدہ کرنے والی ہے۔ میں اب گفتگو نہیں کرتا۔ مگر پھر آپ سے اس پر بات کرونگا۔

صادق۔ بہت اچھا۔ پھر سہی۔

اس کے بعد صاحب بہادر کئی دفعہ اتفاقاً ملے۔ مگر کبھی مذہبی بات نہیں کی۔ لیکن ان کی میم اور مس صاحبہ ان کے اس جوشیلے پن کے ساتھ ہم خیال نہیں۔ انہوں نے جب یہ قصہ سنا تو مجھے اپنے مکان پر چائے کی دعوت دی۔ اس طرح ان

کو تبلیغ کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور کئی دفعہ ان کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اور گاہے۔ وہ میرے مکان پر آتی ہیں۔

خواجہ مشن

خواجہ کمال الدین صاحب کے متعلق بعض لوگ دریافت کرتے ہیں۔ ان کے متعلق صرف اتنا عرض کرنا کافی سمجھتا ہوں کہ وہ ہمارے کام کے پکے دشمن اور پر جوش مخالف ہیں شیعہ۔ معتزلہ۔ یہودی۔ عیسائی۔ ہندو۔ پارسی۔ دہریہ ہر ایک کے ساتھ وہ دوستی محبت خوشامد کا تعلق رکھتے ہیں۔ مگر احمدی کے نام سے ان کی جان لرزاں اور ترساں رہتی ہے۔ ہمارے ساتھ جو ان کا یہ سلوک ہے۔ اس کا ہمکو غم نہیں۔ جب کہ وہ خود حضرت مسیح موعود پر حملہ آور ہونے سے نہیں رکتے۔ تو ہمکو کیا رنج ہونا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود نے جو اپنی جماعت کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ رکھا اس فرقہ بندی کو تنگ ظرفی اور نادانی اور بے وقوفی وغیرہ وغیرہ ناپاک الفاظ کے ساتھ تعبیر کر کے خواجہ صاحب ایک مشہور مثل کشمیری بے پیری کو سچا ثابت کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں تو اچھے برے ہر قوم میں ہوتے ہیں۔ بیچارے کشمیریوں پر کیا انحصار ہے۔ مگر خواجہ صاحب نہ صرف اپنے آپکو بلکہ تاریخ زمانہ میں اپنی قوم اور ملک کو بھی بدنام کر رہے ہیں اور یہ سب کچھ کس واسطے ہے۔ صرف چند پیسوں کے واسطے۔

اسکریوطی

تیرا ستیاناس ہو۔ اے اسکریوطی کہ تو نے چند روپے کی خاطر اپنے مسیح کو بیچ ڈالا روپے تجھے اچھے لگے اور وہ جو تیری ہدایت اور نجات کا باعث تھا۔ اس کی تو نے بے قدری کی۔ کیسے ناپاک وقت میں تو نے یہ بد نمونہ مسیح اول کے ساتھیوں میں دکھایا کہ مماثلت تام کیواسطے تیرے بروز ہمیں مسیح ثانی کے رفقاء میں بھی دیکھنے پڑے کاش کہ تو پیدا ہی نہ ہوتا۔ یا پیدا ہوتے ہی مر جاتا۔ تا انسانی سٹیج پر تیرا کھیل کبھی ہونے ہی نہ پاتا۔

خلیفہ ثانی کی برکات

خدا تعالیٰ کی ہزار در ہزار رحمتیں ہوں حضرت فاروق ثانی خلیفۃ المسیح اولوالعزم محمود پر کہ جس کے رعب نے اس کمزور حصے کو جو باوجود احمدی کہلانے کے یہودیت کا جامہ اتار نہ سکا تھا۔ اور خدا کی خدائی کی طرح نبوت کے فیضان عام کو مسدود کرنے کے خوفناک شرک میں مبتلا تھا۔ اس پاک جماعت سے الگ کر دیا۔ حضرت موصوف کے کارنامے دنیا بڑے شکریہ کے ساتھ یاد کریگی مگر یہ ایک کام جو مسئلہ نبوت کا آپنے مسیح موعود کے فرمان کے مطابق واضح اور روشن کر دیا ہے جس سے کچے اور پکے میں تمیز ہو گئی ہے یہ ایک بڑا احسان نہ صرف احمدی جماعت پر بلکہ عام مسلمانوں پر بلکہ تمام بنی آدم پر ہے۔

افسوس ہے۔ ان پر جو خدا کا ہاتھ پکڑنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ کسی کو نبی نہ بنائے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے پاک نفس انسان پر یہ ناپاک بہتان لگاتے ہیں کہ اس نے نبوت کا دروازہ بند کر کے اس میں ایسی آہنی میخیں جڑھ دی ہیں کہ کیا مجال ہے جو کسی پر کھل سکے۔ بعد اس کے کہ حضرت مسیح موعود نے ان کو سمجھایا۔ اور لکھایا۔ وہ پھر منکر ہو گئے۔ فمن کفر بعد ذالک فاولٓئک ہم الفٰسقون ٭ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ٭ (آمین)

قاضی عبد اللہ صاحب

میرے رفیق قاضی عبد اللہ صاحب اس موسم سرما میں نہ صرف سردی کی تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے بلکہ خوفناک ہوائی حملوں کے نیچے سر دیئے صبر کے ساتھ لنڈن میں جمے رہے۔ اور اپنے تبلیغی کام میں مصروف رہے۔ خواجہ صاحب کو بھی مباحثہ اور مباہلہ کے واسطے چیلنج دیتے رہے۔ مگر

جب کبھی خواجہ صاحب نے عرب صاحب کے اصرار سے کوئی وقت مقرر بھی کیا۔ اور قاضی صاحب عرب صاحب کو ساتھ لیکر وہاں پہنچے۔ خواجہ صاحب روپوش ہو گئے۔ قاضی صاحب نے اس عرصہ میں کئی لیکچر دیئے۔ بعض لوگوں کے ساتھ مباحثات کئے۔ سائلین کے خطوط کے جواب لکھے اور مکان پر آنے والوں کو تبلیغ کی اور مناسب خاطرداری کی۔ اپنا مکان ہونے سے مہمان نوازی کا ایک اور خرچ بڑھ گیا ہے۔ یہاں کے دستور کے مطابق جب کوئی ملاقات کے واسطے آوے اور کھانے کا وقت ہو تو ضروری ہوتا ہے کہ اسے کھانے میں شامل کیا جانا چاہئے۔ اور کھانے کے اوقات یہاں دن میں کم از کم چار ہیں۔ باوجود اکیلا ہونے کے قاضی صاحب نے ان تمام کاموں کو پورا کیا اور پھر بڑی کفایت شعاری سے جس کے وہ خاص مشاق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کا اجر ہو۔ اور ان کی جوانی عمر۔ نیکی اور صحت میں برکات نازل کرے۔ آمین۔

اخراجات

یہاں کے اخراجات اول تو بسبب جنگ و گرانی اجناس روز افزون ہیں۔ اور دوم کام کی ترقی بھی قدرتاً اخراجات کی زیادتی کو چاہتی ہے۔ امید ہے۔ کہ انشاء اللہ کوئی وقت ایسا آئیگا۔ کہ اس ملک کے لوگ ان تبلیغی اخراجات کو خود برداشت کریں گے۔ لیکن سردست تو یہ سب بوجہ جماعت احمدیہ پر ہے۔ احباب کے واسطے لازم ہے۔ کہ ہمارے کام اور اس کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر لنڈن مشن فنڈ کے واسطے خاص امداد انجمن ترقی اسلام قادیان کو بھیجتے رہیں۔ موجودہ جنگ کی مشکلات اور اس کے خطرات معلوم نہیں کہ کہاں تک بڑھتے چلے جائیں۔ اس واسطے میرے خیال میں مناسب ہوگا۔ کہ احباب سعی کر کے سال بھر کا خرچ اکھٹا بہم پہنچا دیں۔

جنگ کا اثر

جنگ کا اثر ملک کی تجارت۔ مال۔ مزدوری وغیرہ ہر شے پر ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ ہر ایک مرد و عورت اس ملک میں اس یقین سے پڑ ہے کہ ہم بالآخر فتح یاب ہوں گے کوئی گھبراہٹ بے چینی اور بز دلی نہیں ہے۔ عورتیں نہایت دلیری اور ہمت سے نہ صرف مردوں کے ہاتھ بٹا رہی ہیں۔ بلکہ خود مردانہ وار ہر ایک کام کر رہی ہیں۔ گاڑیوں اور موٹروں کا چلانا۔ دوکانداری۔ کلرکی۔ کومٹنٹی۔ کارخانوں کا کام محنت مزدوری کے کام سب کام عورتیں بڑی خوشی اور مستعدی سے سرانجام دے رہی ہیں۔ بعض گرجوں میں عورتیں بجائے پادری صاحبان کے جو فرانٹ پر چلے گئے ہیں وعظ کرتیں اور گرجوں میں امامت کرتی ہیں۔ بعض عورتیں پولیس میں کام کرتی ہیں۔ وردی پہنے اپنی ڈیوٹی پر مستعد ڈٹی ہوئی ہیں۔ اخباروں کی قیمت پہلے سے دگنی تگنی ہو گئی ہے۔ کیونکہ کاغذ بہت گران ہو گیا ہے۔ مگر کوئی مرد و عورت خریداری اخبار سے خالی نہیں دکھائی دیتا۔ بعض اخبارات دن میں تین یا چار دفعہ شایع ہوتے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد چھپتے ہیں اور فروخت ہوتے ہیں۔ ملک کی اجناس کے متعلق ایسا عمدہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ امیر لوگ اصلی ضرورت سے زاید خرید نہیں سکتے۔ اس واسطے غربا کو برابر حصہ رسدی مل رہا ہے کسی کو شکایت کی گنجایش نہیں۔ اگر کوئی شخص اصلی ضرورت سے زاید خوراک گھر میں جمع کرے تو پولیس پتہ لگا کر اس پر مقدمہ چلاتی ہے۔ بعض لوگوں کو جرمانہ ہو چکا ہے۔ جنگ کی وجہ سے طلاق اور تعدد ازدواج کے مقدمات بہت بڑھ گئے ہیں۔ خلاف دین عیسوی طلاق تو ملک کے قانون نے جائز کر دی ہے اور تعجب نہیں کہ ضرورت وقت تعدد ازدواج کے جواز کا بھی قانون پاس کرا دے۔ اگرچہ جنگی خدمت سب نوجوانوں کے واسطے جبری کر دی گئی ہے۔ تاہم جو یہ کہے۔ کہ میرا ضمیر اجازت نہیں دیتا کہ میں جنگ کروں اس کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ یا کسی ایسی خدمت پر لگایا جاتا ہے۔ جو کشت و خون سے براہ راست تعلق نہ رکھتی ہو۔

(طالب دعا کاتب سلطان احمد احمدی)

کھانے میں احتیاط

خوراک کے متعلق اس ملک میں ایک مسلمان کے واسطے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اور گو بعض مجبوریوں کے وقت ممکن ہے کہ ایسا کرنا بھی جائز ہو۔ کہ انسان خواجہ صاحب مکرم کیطرح ہوٹلوں میں جاکر جوٹے کھالے۔ اور اپنے ساتھی مسلمانوں کو بھی تاکید کرے۔ کہ پوچھو نہیں کیا پکا ہے۔ اور کس طرح پکا ہے۔ جو ملتا ہے چپ چاپ کھالو۔ مگر میرا تجربہ یہ ہے کہ انسان کوشش کرے۔ تو احتیاط سے بچ سکتا ہے۔ اور اس ملک میں ہر طرح کا حلال اور جائز گوشت مل سکتا ہے برادرم قاضی صاحب دو سال سے زاید اس ملک میں ہیں۔ عاجز کو بھی ایک سال ہوگیا ہے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حلال جائیز ذبیحہ ملتا رہا ہے۔ فالحمد للہ۔ اس میں شک نہیں کہ بے خبری میں انسان کچھ کھا جائے۔ تو وہ گناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ بخشتا رہے۔ لیکن حرام گوشت کا غالبًا انسان کی روحانیات پر بہت برا اثر ہوتا ہے۔ اس واسطے صلحاء نے ہمیشہ اسبارے میں بہت احتیاط سے کام لیا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ جب شیخ رحمت اللہ صاحب پہلی دفعہ ولایت تشریف لائے تو حضرت اقدس نے غالبًا ان کو پہلی نصیحت یہ کی تھی۔ کہ عیسائیوں کا مارا ہوا نہ کھاویں وہ حلال نہیں کرتے اور شیخ صاحب نے اس بارے میں پوری احتیاط کی اور فائدہ اٹھایا۔ احتیاط کی ضرورت اس واسطے بھی ہے کہ یہاں کے لوگ حرام حلال میں تمیز کا کوئی خیال اور وہم بھی نہیں رکھتے۔ میرے واسطے جو گوشت یہودی قصاب کے ہاں سے آتا ہے۔ وہ علیحدہ برتن میں اور علیحدہ چمچہ وغیرہ سے پکایا جاتا ہے۔ اور ہر طرح الگ رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ لینڈ لیڈی کو اچھی طرح سے سمجھا دیا گیا ہے۔ پھر میں خود دیکھتا رہتا ہوں اور خیال رکھتا ہوں۔ باوجود اس سمجھانے کے ایک دن اس لیڈی نے میرے سامنے کچھ مٹر رکھ دیئے۔ جب میں نے حسب معمول اس کے متعلق کھانے سے پہلے دریافت کیا تو معلوم ہوا۔ کہ پچھے تو الگ تھے۔ مگر پھر غیر ذبیحہ گوشت کے ساتھ رکھ دیئے گئے تھے۔ اس واسطے میں نے واپس کر دیئے۔ اور نہ کھائے۔ غرض احتیاط کرنے سے انسان بچ سکتا ہے۔ اور اصل بچاؤ تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم اور احسان پر منحصر ہے۔

دعائیں

زمانۂ قیام ونٹ نورین اگرچہ کام کا موقعہ بہت نہیں ملا۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے دعاؤں کا موقعہ بہت ملتا رہا ہے۔ سب دوستوں کے واسطے مجموعی طور پر بھی اور الگ الگ بھی ایک ایک کے واسطے دعائیں کرتا رہا ہوں۔ سب کے نام میں یہاں لکھ نہیں سکتا۔ مگر کیا ہندوستان اور کیا باہر سب ملکوں کی سیر دعا کے وقت میں کرتا ہوں۔ خدا کا رحم ہے۔ کہ ایسے وقت میں دوست برابر یاد آجاتے ہیں اور جب کسی کا دعا کے واسطے خط آتا ہے۔ تو میں اس کیواسطے عمومًا پہلے سے ہی دعا کر چکا ہوا ہوتا ہوں۔ گو خط کے آنے پر بھی پھر خصوصیت کے ساتھ دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کرم۔ رحم اور غریب نوازی سے ان دعاؤں کو اور ان کو جو احباب ہمارے لئے کر رہے ہیں۔ قبول فرما دے آمین۔ والسلام۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ

۲ مئی ۱۹۱۸ء

از ونٹ نور ملک انگلینڈ۔

آیندہ ایڈریس۔

4 Star St. W. 2

London, England

عیسائی جنٹلمین سے گفتگو (گذشتہ سے پیوستہ)

عیسائی۔ مکہ میں جب تک تھے اونہوں نے دیکھا کہ عیسائی شامل نہیں ہوئے اس لئے اونہوں نے یہ طریق اختیار کیا۔

حضرت۔ یہ عجیب بات ہے کہ کیا کبھی آپ نے دیکھا ہے کہ کوئی شخص گورداسپور میں بیٹھ کر جموں والوں کی تعریف کرے کہ وہ اس کے ساتھ عمدہ سلوک کریں۔ اور جب جموں میں جاوے تو ان کے خلاف کرے اور گورداسپور والوں کی تعریف کرے۔ کوئی دنیادار بھی ایسا نہیں کرسکتا۔ اس سوال کے مختلف پہلوؤں پر آپ جس قدر غور کریں گے اسیقدر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور صداقت ثابت ہوگی۔

عیسائی۔ خواہ عیسائی وہاں نہ ہوں مگر ان کا مذہب عام تھا۔

حضرت۔ سوال یہ نہیں کہ عیسائیوں کا مذہب عام تھا یا نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا فایدہ ہو سکتا تھا۔ مکہ میں تو اردگرد بت پرستوں کا گھر تھا۔ عیسائیوں کا کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔ بت پرستوں کے مرکز میں بیٹھ کر آپ ان کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں اور رات دن انکو کہا جاتا ہے کہ تمہارے یہ معبودان باطلہ حطب جہنم ہیں ان میں اتنی بھی مقدرت نہیں کہ انپر مکھی بیٹھ جاوے تو اسے اڑا سکیں۔ یا وہ ان سے کچھ چھین کر لیجاوے تو اسے لے سکیں پھر اس حالت میں انہیں اس تبلیغ و دعوتِ توحید سے روکنے کے لئے ہر قسم کی طمع دلائی جاتی ہے۔ اور اس سے کام نکلتا نہ دیکھ کر ہر قسم کا دکھ دیا جاتا ہے مگر کبھی آپ کی آواز اس حق کے اظہار سے نہیں رکتی۔ عیسائیوں کی حکومت تو مکہ سے اڑہائی سو میل کے فاصلہ پر جا کر تھی۔ تو ایسی حالت میں عیسائی آپ کو فایدہ ہی کیا پہونچا سکتے تھے۔ اگر تعریف کرتے تو مجوسی حقدار تھے کہ ان کی تعریف کی جاتی مگر ان کے بتوں کی مذمت کی۔ ان کے قبلہ کی طرف نماز نہ پڑھی بلکہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے حالانکہ عیسائیوں کی حکومت نہ صرف یہ کہ وہاں سے دور تھی بلکہ کمزور بھی تھی۔ مدینہ میں جاکر بھی ۱۳ ماہ تک بیت المقدس ہی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اس وقت تک عیسائی مغلوب ہی تھے لیکن جب عیسائی غالب ہوئے تو آپ نے مکہ معظمہ کی طرف منہ کر لیا۔ آپ کا یہ فعل صاف بتا رہا ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے اذن اور ارشاد کے ماتحت کر رہے تھے جو کچھ بھی کرتے تھے آپ کو کسی اور کی پرواہ نہ تھی۔ اور خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں وہ کسی مشکل اور تکلیف کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہ طریق عمل آپ کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کی ایک زبردست دلیل ہے نہ محل اعتراض۔

عیسائی۔ حضرت نے یہ سمجھا ہوگا کہ میرے متبعین عیسائی نہ ہو جائیں اس لئے ادہر سے منہ ہٹا لیا۔

حضرت۔ اس وقت وہاں عیسائی تھے ہی کتنے۔ اس وقت تو حالت یہ تھی کہ کعبہ سے تعلق رکھنے والوں کی تعداد زیادہ تھی پھر ان کا خطرہ کیوں نہ سمجھا گیا اس صورت میں تو کعبہ سے دور رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے تھی۔ اگر اس طرح پر شبہات پیدا کئے جاویں تو دنیا میں امن ہی نہیں رہ سکتا آپ کبھی دوست سے ملنے جاویں اور وہ یہ خیال کرلے کہ شاید کوئی چیز اٹھا کر نہ لے جاویں ایک شخص وکیل کے پاس مقدمہ دینے جاوے اور پھر خیال کر بیٹھے کہ کہیں میرے مخالف فریق سے نہ مل جاوے۔ یہ تو ایک قسم کا جنون ہے۔ جنون کی تعریف یہی ہے کہ ممکنات نکالے جاویں۔ آپ خوب یاد رکہیں ممکنات سے فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ واقعات سے انسان فایدہ اٹھاتا ہے۔

عیسائی۔ غیر کتاب والوں کو اجازت نہیں دی گئی کہ وہ مساجد

میں اپنی عبادت کرلیں۔

حضرت۔ اہل کتاب ہم اس کو کہتے ہیں جو کسی نہ کسی کتاب کو مانتا ہو۔

عیسائی۔ کیا آپ مجوسیوں آریوں کو بھی اہل کتاب مانتے ہیں۔

حضرت۔ ہاں۔ صرف اس کو اجازت نہیں دیں گے جو کسی کتاب یا مذہب کا پابند نہیں کیونکہ اس پر کوئی اخلاقی دباؤ نہیں ہو سکتا مجوس کے متعلق علماء نے جو فتویٰ دیا ہے۔ اس کے رو سے ان سے وہی سلوک کیا گیا ہے جو اہل کتاب سے کیا جاتا تھا۔ یعنے ان سے جزیہ لیا ہے۔ جو فوجی ملازمت سے آزادی کا بدلہ تھا۔ اور مسلمان جہاں ان کی حفاظت نہ کر سکتے تھے تو جزیہ کی وصول شدہ رقم بھی واپس کر دیتے تھے اور جزیہ صرف اہل کتاب سے ظاہر ہے۔ ہمارے نزدیک ہندو بھی اہل کتاب ہیں۔

جو کسی مذہب کا پابند نہیں اس سے معاہدہ بھی نہیں کر سکتے۔ جب وہ کسی قانون کا پابند ہوگا اس سے معاہدہ بھی ہو سکے گا

عیسائی۔ یہ جو مسلمانوں میں رواج ہے کہ ہندوؤں کے ہاتھ کا نہیں کھاتے کیا یہ جائز ہے؟

حضرت۔ ہم تو کھا لیتے ہیں۔ لیکن جب ہندو مسلمانوں کے ہاتھ نہیں کھاتے اور کوئی مسلمان اس کے بدلہ میں ان کے ہاتھ کا نہیں کھاتا تو یہ ایک انتقامی رنگ کا معاملہ ہے اس کو مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ مذہب پر اعتراض آتا ہے۔

عیسائی۔ آپ کا مشن کیا ہے۔ حضرت۔ ہمارا مشن یہی ہے کہ کل دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی یقین کرے اور اسلام قبول کرلے۔ اور کل دنیا کی زبان عربی ہو۔ یہ ہمارا خیال نہیں بلکہ مذہبی رنگ میں ہم یقین رکھتے ہیں کہ اسلام ہی دنیا کا غالب مذہب ہوگا

عیسائی۔ یہ بھی کوئی پیشگوئی ہے کہ نصاریٰ کا غلبہ ہوگا؟

حضرت۔ ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی بعثت کے زمانہ کو بتاتے ہوئے یہ پیشگوئی کی ہے کہ اس زمانہ میں مسیح موعود آئیگا۔ جب نصاریٰ کا غلبہ ہوگا چنانچہ وہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اور حضرت مسیح موعود آگئے۔ حضرت مسیح موعود کی آمد و بعثت عیسائی مذہب کے غلبہ کو توڑنے کے لئے ہوئی چنانچہ عیسائی مذہب اب اندر ہی اندر کھوکھلا ہو رہا ہے آپ نے خود بتایا ہے کہ بعض مشنری آپ کو ملے ہیں جو عیسائی نہیں اور یورپ کی مذہبی حالت تو اور بھی اچھی نہیں وہ عیسائیت کو چھوڑ رہے ہیں اور بڑے بڑے آدمی عیسائی عقاید سے الگ ہو رہے ہیں

حضرت مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی ہے کہ مذہب اسلام غالب ہوگا

عیسائی۔ بڑے مرزا صاحب نے جنگ کے متعلق بھی پیشگوئی کی تھی۔ حضرت۔ ہاں ۱۹۰۵ء میں اونہوں نے پیشگوئی کی اور ایسا نقشہ کھینچ کر دکھایا تھا کہ ایک موٹی عقل کا آدمی بھی اسے آج آسانی سے سمجھ سکتا ہے جنگ کا پورا نظارہ آپ نے دکھایا ہے اور زار کی حالت کا بھی نقشہ بتا دیا تھا۔ یہ پیشگوئی بڑے زور سے پوری ہوئی ہے۔ اور دنیا نے دیکھ لیا ہے۔

اس کے بعد عیسائی صاحب تشریف لے گئے کہ پھر ملونگا۔ مگر آجتک انہیں غالباً موقعہ نہیں ملا۔

خاکسار یعقوب علی از ڈلہوزی

---

۱۴ اگست کے پرچے کا انتظار کریں

مکرمی ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیر جو کہ ابھی بمبئی سے واپس آئے ہیں ان کا ایک نہایت لطیف مضمون جو کہ انہوں نے از راہ کرم الحکم کے لئے خاص طور سے لکھا ہے شایع ہوگا۔ جو دلچسپی سے بھرا ہوا ہے احباب ۱۴ اگست کا انتظار کریں اس قسم کی رپوٹوں کے لئے الحکم میں خاص طور سے انتظام کیا گیا ہے۔

الحکم کے سرمایۂ ناز مربی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کی یادگار الحکم کی اعانت کے لئے ہر وہ دل جوش رکھتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت رکھتا ہے الحکم کے اپنے محسنون اور مخلصون پر ہمیشہ فخر رہا ہے۔ مین اپنے ہیڈ کوارٹر سے باہر ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور رہ کر سفر میں خدمت ڈاک کی سعادت و عزت مجھے حاصل ہے اس لئے میں الحکم کے لئے باقاعدہ تحریک کا موقعہ نہیں پا سکتا لیکن الحکم کے مربی اور مخلص محسن ایسے بھی ہیں جنہیں میری تحریک کی ضرورت نہیں وہ الحکم کو ہر قیمت پر لینے کے لئے طیار ہیں اور پھر باوجود اس کے سمجھتے ہیں۔

جمادے چند دادم جان خریدم

الحمد اللہ عجب ارزان خریدم یوسف را

انہیں مخلصین میں سے میرے مکرم بھائی ابوبکر یوسف جمال تاجر جدہ ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کے ساتھ ان کا اخلاص و ارادت قابل رشک ہے الحکم کے ساتھ انہیں ذاتی محبت ہے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کی یادگار کو ہمیشہ زندہ دیکھنے کے آرزومند ہیں انہوں نے جدہ سے الحکم کی اعانت کے لئے پچاس روپیہ بھیجے ہیں میں اپنے مخلص محسن کے لئے حسنات الدارین کی دعا کرتا ہوں الحکم کو اپنے بقایا کے لئے ادی اسباب کے ماتحت ایسے بہت سے دوستوں کی ضرورت ہے۔ اور میرا دل خدا کے فضل سے فضل عمر کے عہد میں اس یقین سے بھرا ہوا ہے کہ ایسے معاونین پیدا ہوتے رہیں گے۔

(ایڈیٹر)

خریداران و سرپرستان الحکم غور سے مطالعہ فرماوین

الحمد اللہ کے اس نمبر کے ساتھ الحکم پورے چھ ماہ خدا کے فضل سے ختم کرتا ہے الحکم کی راہ میں جنگ کی گرانی کی مشکلات کے علاوہ ابھی اور بھی بہت سی مشکلات ہیں۔ مگر خدا کے فضل کا ہاتھ اس کو چلا رہا ہے اس چھ ماہ میں ٹھیک وقت پر اپنی شان سے نکلتا رہا ہے اس کے فضل سے امید ہے کہ وہ اس کو آگے بھی اپنے فضلوں سے چلائیگا۔ احباب نے اس عرصہ میں مزید الحکم کی کوششوں کو قدر دانی کی نگاہ سے دیکھا۔ اب الحکم ساتوین ماہ میں قدم رکھتا ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ جو احباب اس بات کی انتظار کرتے تھے کہ ششماہی تک دیکھئے۔ وہ اب الحکم کی خریداری کے لئے توجہ کریں گے۔ اور دیگر سرپرستان کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ الحکم کو نہایت مفید بنانے کے لئے کم از کم ایک ایک خریدار دین۔ اور جن احباب کے ذمہ ابھی تک روپیہ باقی ہے وہ وی پی کی جگہ خود ہی منی آرڈر کر کے روپیہ بھیج کر ممنون فرماوینگے

(شیخ محمود احمد)

ریویو

ہمارے پاس ایک رسالہ کیا میں تندرست ہون۔ اور صحت اور درازی عمر کارخانہ امرت دھارا آفس نے ریویو کیلئے ارسال کیا ہے یہ رسالہ پنڈت ٹھاکر دت صاحب شرما وید مالک کارخانہ امرت دھارا ایڈیٹر دیش اپکارک نے تصنیف کیا ہے اس رسالہ میں ورزش کے تمام اصولوں پر بحث کی گئی ہے اسمین نہایت عمدگی سے بتایا گیا ہے کہ ورزش کب کرنی چاہیئے رات کو بھوجن کرنا دائیں منع ہے غرض ورزش اور اس کے اصولوں پر نہایت دلچسپ بحث کی ہے ہمارے نزدیک یہ رسالہ ہر ایک گھر میں موجود ہونا چاہیئے رسالہ کی عمدگی مصنف کے نام سے بھی ظاہر ہے۔ قیمت فی جلد ۸/ منیجر کارخانہ امرت دھارا لاہور سے طلب کریں۔